علم نحو کی اصطلاحات کا منفرد مجموعہ جس میں اسم، فعل اور حرف کی تمام قسموں کو الگ الگ کر کے بیان کیا گیا ہے۔

نحوی اصطلاحات

مرتب

مولانا نوشاد بن دلاور خان مدنی رائے پوری

مدرس: جامعۃ المتنبہ درگ چھتیس گڑھ

ناشر

دائرۃ القلم

کٹگھرا سودن، ہزاری باغ

کتاب کا نام	:	نحوی اصطلاحات
مرتب	:	مولانا نوشاد بن دلاور خان مدنی رائے پوری
نظر ثانی	:	مولانا شہزاد مدنی
کمپوزنگ	:	غلام سبحانی قادری
اشاعت اول	:	۲۰۲۲ء
تعداد	:	۱۱۰۰
صفحات	:	۱۲
ناشر	:	دائرۃ القلم، ہزاری باغ

ملنے کے پتے:

(۱)

(۲)

(۳)

عرض مؤلف

درس نظامی میں علم نحو کی متعدّد کتب شامل نصاب ہیں مثلا ھدایۃ النحو، کافیہ، شرح جامی وغیرہ جب طلبا ان کتب کے امتحان کی تیاری کرتے ہیں تو امتحان میں جانے سے پہلے آخری کام یہی کرتے ہیں کہ ایک بار سرسری طور پر تعریفات کو دیکھتے ہیں تاکہ امتحان میں جو 20 یا اس سے زائد نمبر کا سوال آئے گا وہ حل ہو جائے لیکن تعریفات کے مختلف جگہ ہونے کی بنا پر تمام تعریفات پر نظر نہیں پھیر پاتے ہیں جس کی وجہ سے نمبرات کی کمی کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا ہے اسی کے پیش نظر یہ مختصر کتاب تحریر کی گئی ہے جو نحو کی ابتدائی کتاب سے لے کر شرح جامی پڑھنے والوں تک کے لیے یکساں مفید ہے تعریفات مستند ہیں، نیز اسماء کی تمام تعریفات اسم کے ضمن میں، افعال کی تمام تعریفات فعل کے ضمن میں، حروف کی تمام تعریفات حرف کے ضمن میں ہیں جس سے طلبا کو یہ معلوم رہے گا کہ ہم جو تعریف یاد کر رہے ہیں وہ سہ اقسام میں سے کس کی تعریف ہے ورنہ طلبا یاد تو کر لیتے ہیں پر انہیں یہ نہیں پتہ ہوتا کہ آخر یہ تعریف ہے کس کی! ہر طالب علم کو یہ کتاب نحوی کتب پڑھنے کے وقت اٹیچ رکھنا فائدے سے خالی نہ ہوگا نیز یہ کتاب خاص کر مبتدی طلبا کو دیکھتے ہوئے لکھی گئی ہے جن کو لفظ تشریح کی بھی تشریح کر کے بتانا پڑتا اس لیے اس میں کسی قسم کی کوئی تشریح بھی نہیں کی گئی ہے اور مشکل اصطلاحات کو اس میں نہیں چھیڑا گیا ہے جو مشہور اصطلاحات ہیں انہیں کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔

دعا گو ہوں اللہ پاک اس کتاب کے فائدے کو عام فرمائے اور اسکا ثواب میرے والدین اور اساتذہ کے نام فرمائے آمین بجاہ طٰہٰ و یٰس

نوشاد بن دلاور خان مدنی
رائے پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسماء

(1) **اسم:** وہ کلمہ ہے جو معنیٰ فی نفسہ (اپنے اندر پائے جانے والے معنیٰ) پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کسی بھی زمانے سے ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے: خَالِدٌ۔

(2) **اسم معرب:** وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے: نَصَرَ حَامِدٌ۔

(3) **مفرد منصرف صحیح:** وہ اسم جو تثنیہ، جمع نہ ہو اور نہ ہی غیر منصرف ہو اور نہ اس کے آخر میں حرف علت آئے۔ جیسے: خَالِدٌ، نَاصِرٌ وغیرہ۔

(4) **جاری مجریٰ صحیح:** وہ اسم ہے جس کے آخر میں واو اور یاء ہو اور ان کے پہلے والا حرف ساکن ہو جیسے: دَلْوٌ، ظَبْيٌ۔

(5) **جمع مکسر منصرف:** وہ جمع (اسم) جس کے واحد کا وزن سلامت نہ ہو اور وہ غیر منصرف نہ ہو۔ جیسے: رِجَالٌ۔

(6) **جمع مؤنث سالم:** وہ جمع (اسم) جس کے آخر میں الف اور تاء ہو. جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

(7) غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے کوئی دو یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے جیسے: عُمَرُ، مَسَاجِدُ۔

(8) **اسم منصرف:** وہ اسم جس میں منع صرف کے دو اسباب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے اسی کا نام اسم متمکّن بھی ہے۔ جیسے: خَالِدٌ۔

(9) **اسماء ستہ مکبرہ موحدہ:** وہ 6 اسماء جو حالت تصغیر میں نہ ہوں اور واحد ہوں تثنیہ و جمع نہ ہوں۔ جیسے: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُوْ۔

(10) **جمع مذکر سالم:** وہ جمع (اسم) جس کے واحد کا وزن سلامت ہو اور اس کے آخر میں واو ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور ہو اور نون مفتوح ہو جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ۔

(11) **اسم مقصور:** وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ بغیر ہمزہ کے ہو جیسے: مُوْسٰی

عصا

(12) **اسم منقوص:** وہ اسم جس کے آخر میں یاہواور اسکا ماقبل حرف مکسور ہو جیسے: اَلْقَاضِی

(13) **جمع منتہی الجموع:** وہ جمع (اسم) جو منتہی الجموع کے صیغے پر ہو یعنی پہلے دو حرف مفتوح تیسری جگہ الف ہو، الف جمع کے بعد دو متحرک حرف ہوں یا ایک مشدد حرف ہو یا تین حرف ہوں تو درمیان والا ساکن ہو اور اس کے آخر میں گول تا نہ آئے جیسے: دَوَابُّ، مَسَاجِدُ ، مَصَابِيْحُ

(14) **فاعل:** ہر وہ اسم جس سے پہلے فعل یا صفت (شبہ فعل) ہو اور اس فعل یا صفت کی نسبت اس اسم کی طرف کی گئی ہو اس معنی میں کہ یہ فعل یا صفت اس اسم کے ساتھ قائم ہے نہ کہ اس پر واقع ہے جیسے: قَامَ زُهَيْرٌ

(15) **نائب فاعل:** ہر وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کیا گیا ہو اور اس مفعول کو فاعل کی جگہ رکھا گیا ہو۔ جیسے: نُصِرَ بَكرٌ

(16) **مبتدا و خبر:** وہ اسم ہے جس کا کوئی لفظی عامل نہیں ہوتا مبتدا مسند الیہ اور خبر مسند ہوتی ہے جیسے: زَيْدٌ جَالِسٌ

(17) **مفعول مطلق:** وہ مصدر (اسم) جو اپنے سے پہلے والے فعل کا ہم معنی ہوتا ہے جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْباً

(18) **مفعول بہ:** وہ اسم جو اس چیز کو بتائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو جیسے: نَصَرْتُ زَيْدًا

(19) **مفعول فیہ:** وہ اسم جو اس جگہ یا وقت کو بتائے جس میں فاعل کا فعل واقع ہوا ہو جیسے: دَخَلْتُ مَكَاناً

(20) **مفعول لہ:** اس چیز کا نام ہے جس کی وجہ سے ماقبل کا فعل واقع ہوا ہو جیسے: ضَرَبْتُ تَادِيْباً

(21) **مفعول معہ:** وہ اسم ہے جو واو بمعنی مع کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے: جاَءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

(22) **حال:** وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت کو بیان کرے۔ جیسے: لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ

(23) **تمیز:** وہ اسم نکرہ ہے جو مقدار، کیل یاوزن یا مسافت وغیرہ کے بعد ابہام کو دور کرنے کے لیے ذکر کیا جائے جیسے: عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

(24) **مستثنیٰ:** وہ لفظ ہے جو اِلَّا یا دوسرے حروف استثناء کے بعد ذکر کیا جائے اس بات کو بیان کرنے کے لئے جو کہ حکم اِلَّا سے پہلے والے کے لئے لگا ہے وہ حکم الا کے بعد والے کے لئے ثابت نہیں ہے جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلاَّ زَيْدًا

(25) **اسم مجرور:** وہ اسم جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی جائے حرف کے واسطے سے لفظی طور پر یا تقدیری طور پر جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ، غُلاَمُ زَيْدٍ

(26) **اسم مبنی:** وہ اسم جو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو یا مبنی کے مشابہ ہو جیسے: زَيْدٌ، هُوَ ،هٰذَا وغیرہ۔

(27) **ضمیر:** ضمیر وہ اسم جو متکلّم، مخاطب یا غائب کو بتانے کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے: هُوَ ، ضَرَبْتُ

(28) **اسم اشارہ:** وہ اسم ہے جو کسی اسم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے: هٰذَا وغیرہ۔

(29) **اسم موصول:** وہ اسم ہے جو اپنے بعد آنے والے صلہ سے مل کر جملے کا ایک جز بنتا ہے جیسے: جاَءَالَّذِيْ قَائِمٌ اَبُوهُ

(30) **اسم فعل:** اسماء افعال ہر اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل امر یا ماضی کے معنی میں ہو جیسے: رُوَيْدَ ، نَزَالِ

(31) **اسم صوت:** وہ الفاظ جن کے ذریعے کسی آواز کی حکایت کی جائے یا اس کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے جیسے: غَاقِ۔

(32) **اسم مرکب:** ہر وہ اسم جو دو کلموں سے مرکب ہو اور ان دونوں کلموں کے درمیان اسناد نہ ہو جیسے: اَحَدَعَشَرَ ، بَعْلَبَكُّ۔

(33) **اسم کنایہ:** وہ اسم جو مبہم عدد پر دلالت کرے یا مبہم بات پر دلالت کرے جیسے: کَمْ کَذَا ، کَیْتَ، ذَیْتَ۔

(34) **اسم ظرف:** وہ اسم مبنی جو جگہ یا وقت کو بتائے جیسے: اِذْ ، اِذَا ، مَتٰی ، حَیْثُ،فَوْقُ وغیرہ۔

(35) **معرفہ:** وہ اسم جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے: خَالِدٌ۔

(36) **نکرہ:** وہ اسم جو کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: کتاب، کاغذ وغیرہ

(37) **اسم عدد:** وہ اسم جو کسی چیز کی تعداد کو بتانے کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے: عَشَرَۃٌ ، مِأَۃٌ وغیرہ۔

(38) **تثنیہ:** وہ اسم جس کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح ہو اور اس کے آخر میں نون مکسور لاحق کیا گیا ہو تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اسی جیسا ایک فرد اور بھی ہے جیسے: رَجُلاَنِ وغیرہ۔

(39) **جمع:** وہ اسم جسے اس کے واحد کے حروف میں کچھ تبدیلی یا کچھ اضافہ کر کے بنایا جائے وہ لفظ واحد سے مقصود فرد کے متعدّد ہونے پر دلالت کرے جیسے :رِجَالٌ ، مُسْلِمُوْنَ وغیرہ۔

(40) **مصدر:** وہ اسم جو معنی حدثی (وہ معنی جو غیر کے ساتھ قائم ہو) پر دلالت کرے اور اس سے افعال نکلتے ہوں جیسے: ضَرْبٌ۔

(41) **اسم فاعل:** وہ اسم جو مصدر سے مشتق ہوتا ہے تاکہ دلالت کرے اس ذات پر جس کے ساتھ فعل بطور حدوث قائم ہے جیسے: نَاصِرٌ۔

(42) **اسم مفعول:** وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلتا ہے اور دلالت کرتا ہے اس ذات پر جس پر فعل واقع ہوا ہو جیسے: مَنْصُوْرٌ۔

(43) **صفت مشبہ:** وہ اسم جو مصدر سے نکلتا ہے تاکہ دلالت کرے اس ذات پر جس کے ساتھ فعل بطور ثبوت قائم ہو جیسے: حَسَنٌ۔

(44) **اسم تفضیل:** وہ اسم جو مصدر سے نکلتا ہے تاکہ دلالت کرے کہ یہ معنی موصوف کے اندر غیر کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پایا جارہا ہے جیسے: اَفْضَلُ۔

افعال

(45) **فعل:** وہ کلمہ ہے جو اپنے اندر پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے سے ملا ہوا ہو جیسے: ضَرَبَ۔

(46) **فعل ماضی:** وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے جیسے: اَخَذَ۔

(47) **فعل مضارع:** وہ فعل جس کے شروع میں حروف أَتَيْنَ میں سے کوئی حرف ہو اور حرکات وسکنات میں اسم فاعل کے مشابہ ہو اور زمانہ حال یا استقبال میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے جیسے: يَضْرِبُ۔

(48) **فعل امر:** وہ فعل جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے کوئی کام طلب کیا جائے جیسے: اِضْرِبْ۔

(49) **فعل معروف:** وہ فعل جس کا فاعل مذکور ہو جیسے: نَصَرَ زَيْدٌ۔

(50) فعل مجہول: وہ فعل جس کا فاعل حذف ہو اور اس کے مفعول کو فاعل کی جگہ رکھا گیا ہو جیسے: نُصِرَ زَيْدٌ۔

(51) **فعل لازم:** وہ فعل جس کے مفہوم کا سمجھنا فاعل کے علاوہ کسی دوسرے لفظ پر موقوف نہ ہو جیسے: قَعَدَ۔

(52) **فعل متعدّی:** وہ فعل جس کے مفہوم کا سمجھنا فاعل کے علاوہ کسی دوسرے لفظ پر بھی موقوف ہو جیسے: ضَرَبَ۔

(53) **افعال قلوب:** وہ افعال جن کا صدور دل سے ہوتا ہے اور یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر ان کو منصوب کر دیتے ہیں مفعولیت کی بنا پر جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا عَالِمًا۔

(54) **افعال ناقصہ:** وہ افعال جو اپنے فاعل کے ایک خاص صفت کے ساتھ موصوف ہونے پر دلالت کرتے ہیں یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا۔

(55) **افعال مقاربہ:** وہ افعال جو دلالت کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے: عَسٰی زَیْدٌ اَن یَّقُوْمَ۔

(56) **فعل تعجب:** وہ افعال جو انشاء تعجب کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ جیسے: مَااَحْسَنَ زَیْدًا۔

(57) **افعال مدح وذم:** وہ افعال جو مدح و ذم کو پیدا کرنے کے لیے وضع کئے گئے ہوں جیسے: نِعْمَ الرَجُلُ زَیْدٌ۔

حروف

(58) **حرف:** وہ کلمہ جو دوسرے کلمے سے ملے بغیر اپنا معنی نہ بتائے جیسے : فِیْ،مِنْ وغیرہ۔

(59) **حروف جر:** حرف جر وہ کلمہ ہے جو فعل یا شبہ فعل کے معنی کو اپنے مدخول تک لے جانے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے :مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

(60) **حروف مشبہ بالفعل:** وہ حروف جو لفظا اور معنی فعل کے مشابہ ہوتے ہیں اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے : اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

(61) **حروف عطف:** وہ حروف جو اپنے مابعد کو اعراب اور حکم وغیرہ میں ماقبل کی طرف مائل کردیتے ہیں جیسے: جَاءَنِی زَیْدٌ و عَمْرٌو۔

(62) **حروف تنبیہ:** وہ حروف ہیں جن سے متکلّم مخاطب کی غفلت کو دور کرتا ہے جیسے: اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔

(63) **حروف ندا:** وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کی توجہ طلب کی جاتی ہے جیسے : یَا خَالِدُ۔

(64) **حروف ایجاب:** وہ حروف جن کے ذریعے کسی بات کا جواب دیا جائے جیسے : نَعَمْ ، بَلٰی وغیرہ۔

(65) **حروف زیادت:** وہ حروف جو کلام میں زائد ہوتے ہیں ان کے حذف کرنے سے کلام کے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے یہ بس تحسین کلام کے لئے لائے جاتے ہیں جیسے: مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ میں اِنْ

(66) **حروف تفسیر:** وہ حروف جو کسی بات کی تفسیر اور وضاحت کے لیے لائے جاتے ہیں جیسے: اَیْ، اَنْ ۔

(67) **حروف مصدر:** وہ حروف جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں جیسے: مَا ، اَنْ ، اَنَّ۔

(68) **حروفِ تحضیض:** وہ حروف جن کے ذریعے متکلّم مخاطب کو کسی کام کے لئے ابھارتا ہے۔جیسے: هَلاَّ صَلَّيْتَ۔

(69) :۔وہ حرف جو اس بات کو بتاتا ہے کہ جو خبر دی جارہی ہے مخاطب کو اسکا انتظار تھا جیسے : قَدْ رَكِبَ الْاَمِيْرُ۔

(70) **حروف استفہام:** وہ حروف جن کے ذریعے کوئی بات پوچھی جائے جیسے : أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟

(71) **حروف شرط:** وہ حروف جو دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں ایک جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا بنادیتے ہیں جیسے: اِنْ زُرْتَنِي اَكرَمْتُكَ۔

(72) **حرفِ ردع:** وہ حرف جو متکلّم کو اس کی بات سے روکنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔جیسے :کوئی کسی سے بولے اِضْرِبْ زَيداً تو اس کے جواب میں کہا جائے كَلَّا (ہرگز نہیں)

(73) **تائے تانیث:** وہ تائے ساکنہ جو فعل ماضی کے آخر میں لاحق ہوتی ہے تاکہ اس فعل کے فاعل کے مؤنث ہونے کو بتائے جیسے: ضَرَبَتْ هِنْدٌ۔

(74) **تنوین:** وہ نون جو ساکن ہو اور کلمے کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو تاکید کے لئے نہ ہو جیسے: زَيْدٌ۔

(75) **نون تاکید:** وہ نون جو فعل مضارع اور فعل امر کی تاکید کے لئے لایا جاتا ہے جیسے : اِضْرِبَنَّ۔

متفرقات

(76) **نحو:** وہ علم جس سے اسم، فعل اور حرف کی اعرابی اور بنائی حالت معلوم ہو اور کلمات کو ایک دوسرے سے ملانے کا طریقہ پتہ چلے۔

(77) **موضوع وغایت:** نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے اس علم کا مقصد یہ ہے کہ کلام عرب میں ذہن کو لفظی غلطی سے محفوظ رکھا جائے۔

(78) **کلمہ:** وہ لفظ جو کسی مفرد معنی کو بتانے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: نَاصِرٌ۔

(79) **کلام:** وہ لفظ جو دو کلموں کو اسناد کے ساتھ شامل ہو. جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔

(80) **اسناد:** دو کلموں میں سے ایک کی نسبت دوسرے کلمے کی طرف کرنا اس طرح کے مخاطب کو فائدۂ تام دے اور بولنے کے بعد چپ ہونا صحیح ہو جیسے: زَیْدٌ جَاءَ۔

(81) **مرفوعات:** وہ اسماء جو مرفوع ہوتے ہیں ان کی تعداد آٹھ ہیں (1) فاعل (2) نائب فاعل (3) مبتدا (4) خبر (5) اِنَّ وغیرہ کی خبر (6) کَانَ وغیرہ کا اسم (7) ماولا مشابہ بلیس کا اسم (8) لائے نفی جنس کی خبر۔

(82) **منصوبات:** وہ اسماء جو منصوب ہوتے ہیں ان کی تعداد بارہ ہے (1) مفعول مطلق (2) مفعول بہ (3) مفعول فیہ (4) مفعول لہ (5) مفعول معہ (6) حال (7) تمیز (8) مستثنیٰ (9) ان وغیرہ کا اسم (10) کان وغیرہ کی خبر (11) لائے نفی جنس کا اسم (12) ماولا مشابہ بلیس کی خبر۔

(83) **مجرورات:** وہ اسماء جو مجرور ہوتے ہیں وہ دو ہیں (1) جس پر حرف جر داخل ہوا ہو (2) مضاف الیہ۔

(84) **تابع:** وہ دوسرا اسم جس کا اعراب پہلے والے اسم کے مطابق ہو دونوں کا عامل ایک ہی ہو۔

(86) **مبنی الاصل:** مبنی الاصل تین ہیں۔(1)فعل ماضی (2)فعل امر حاضر معروف (3) تمام حروف۔

(86) **عامل ناصب:** فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف پانچ ہیں: (1) اَن (2) لَن۔ (3) کَیْ (4) اِذَنْ (5) اَنْ مقدرہ۔

(87) **عامل جازم:** فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں (1)۔لَم (2) لَمّا (3)لامِ امر (4)لائے نہی (5)کلمات شرط (یعنی اِن شرطیہ وغیرہ

(88) **اقسام حروف:** حروف کی سترہ قسمیں ہیں۔(1)حروف جر (2)حروف مشبہ بالفعل(3)حروف عطف(4) حروف تنبیہ (5)حروف ندا(6) حروف ایجاب (7)حروف زیادت (8)حروف تفسیر(9)حروف مصدر (10)حروف تحضیض (11)حرف توقع(12)حروف استفہام (13)حروف شرط (14)حرف ردع (15)تائے تانیث ساکنہ(16)تنوین(17)نون تاکید۔

(89) **اعراب:** وہ حرف، حرکت یا جزم جو عامل کی وجہ سے لفظ کے آخر میں آئے۔

(90) **عامل:** وہ جس کی وجہ سے اعراب کو چاہنے والا معنی پیدا ہو یا جس کی وجہ سے اعراب آئے۔

(91) **تنازع فعلین:** دو فعل اپنے بعد آنے والے اسم ظاہر پر عمل کرنے کے لیے جھگڑا کریں ان میں سے ہر ایک یہ چاہے کہ یہ اسم میرا معمول بن جائے جیسے: جَاءَنِی و أَکْرَمَنِی زیدٌ۔

(92) **اضافت لفظیہ و معنویہ:** جس اضافت میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو وہ اضافت لفظیہ اور جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو وہ اضافت معنویہ کہلاتی ہے جیسے: ضَارِبُ زیدٍ، غلام زید۔

علم نحو کی اہمیت:

امام شعبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"علم میں نحو کا مقام ایسا ہے جیسے کھانے میں نمک کا اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔"

نحو کی افادیت کا اندازہ اس روایت کے ذریعے نہایت احسن طریقے سے لگایا جا سکتا ہے۔

امام شعبہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اگر محدث علم نحو نہیں جانتا تو وہ گدھے کی مانند ہے۔"